سوال

(115)اگر مسلمان کوئی میلہ کریں۔جس کی مذہب میں کوئی اصل نہیں الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین اس مسئلے میں کہ اگر مسلمان کوئی میلہ کریں۔جس کی مذہب میں کوئی اصل نہیں۔جیسے تعزیہ داری۔اور کافرنہ اس لحاظ سے کہ مسلمانوں کو بحیثیت مزہب ہزیمت ہومزاحم ہوں تو ایسی صورت میں میلہ والے مسلمانوں کی شرکت دوسرے مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

درصورت مرقومہ ارباب فطانت و دیانت پر مخفی نہیں۔کہ مسلمانوں کو بحیثیت مذہب ہزیمت جب ہوکہ یہ میلہ تعزیہ داری کا مذہب و ملت یا ادنے شعائر اسلام میں بھی داخل ہوتا۔حالانکہ داخل نہیں۔اورجب یہ میلہ مزکورہ داخل ہی نہیں ہوا۔بلکہ یہ میلہ بعض وجہ سے میلہ فقیہ ہے۔اور بعض وجوہ سے میلہ شرکیہ ہے تو اس صورت میں مسلمانوں کو من حیث مذہب دینی وملت یقینی کیوں کہ ہزیمت مقصور ہوگی یہ خیال خام بعض بلایان نافرجام ہے وقول ۔ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١١٢﴾

مناسب حال ومقال ملایان بدخصال کے ہے پس۔ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾ (ان کو اوران کے بہتانوں کو چھوڑدو۔)مشعر چال ڈھال ان کی کا ہے۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ میلہ تعزیہ داری کا میلہ فسقیہ ہے۔باعتبار اجماع فساق تماش بین کے اور یہ میلہ باعتبار بنانے والے اور تعظیم کرنے والے۔اور تقرب لغیر اللہ چاہنے والے کے میلہ شرکیہ ہے۔پس صورت اولہ میں تماشہ دیکھنا ان کے میلہ کا اور تماشہ دیکھنا تعزیہ کے میلہ کا دونوں برابر ہیں۔

<u>1۔ان میں سے بعض بعض کی طرف جھوٹی اور ملمع کی باتیں القا کرتے ہیں۔وہ صرف ظن کی پیروی کررہے ہیں۔اور ایک اندازہ کررہے ہیں۔</u>

زوروکزب۔اورغیر مشروع ہونے میں بموجب اس آیت کریمہ۔ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٨﴾ کے نیز بدلیل آیت سورہ فرقان کے۔ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ قرآن ہرچندیہ آیت محتمل احتالات کثیرہ کو ہے۔لیکن احتمال اقوی یہی ہے۔

يحتمل حضور نل موضع يجري فيه ما لا ينبغي ويدخل فيه اعياد المشركين ومجامع الفساق لان من خالط اهل الشر ونظر الى افعالهم وحضر مجامعهم فقد شاركهم في تلك المعصية انتهى ما في تفسير الكبير والفصول العمادية

اورمدددینا بنا برتکثیر سوااوراشاعت ورونق تعزیہ کی زیادہ ترسخت گناہ ہے۔ حسب منطوق لازم الوثوق کے ۔ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ونیز مطابق فرمودہ آپ ﷺ من کثر سواد قوم فھو منھم الحدیث اور صورت ثانیہ میں یہ میلہ شرکیہ بلاریب ہے کیونکہ یہ تعزیہ منصوبہ فی ما نصب وعبد من دون اللہ میں داخل ہے ۔

پس تعزیہ بنانا اورساتھ نشان توقیر و تعظیم کے چبوترہ یاکسی بلند مقام پر قائم کرنا اور رکھنا اور نزرو نیاز بتوقع حصول مطالب دنیاوی وامید حاجت روائی اور فراخی روزی وطلب اولادو جاہ منصب کے اس پ چڑھانا اوراس کی بے ادبی میں نقصان جان ومال کا اعتقاد رکھنا اوربجہت عقیدہ واجب التعظیم کے سلام اور مجرا اور سجدہ اس کو کرنا۔ جیساکہ رسم ورواج وعرف وعات تعزیہ پرستوں کی ہ۔ صریح بت پرستی ہے۔ مانند بت پرستی کفار مکہ مکرمہ وغیرہم کے ایام جاہلیت ہیں کیونکہ کفار مکہ معظمہ نے تین سو بت تقریباً گرداگرد خانہ کعبہ شریفہ کے کھڑے کرکھے تھے اور نزرو نیازاورذبح جانور بنا پر تعظیم بتول کی کیا کرتے تھے۔ پس درمیان تعزیہ داران اورکفار بت پرستان مکہ مکرمہ وغیرہ کے کچھ فرق نہیں ہے۔ اس لئے کہ تعزیہ دار تعزیہ سے اعتقاد جلب منفعت ودفع مضرت کا رکھتے ہیں جیسے کفار بتوں سے معتقد حصول منافع ودفع مضار کے ہیں جیسے کفار خدا تعالیٰ کو خالق ارض وسماء کل مخلوقات ومدبر امور کائینات کا جانتے ہیں۔ ویسے ہی تعزیہ دار بھی جانتے ہیں۔ پھر کفار کو مشرک و کافر کہنا۔ اور تعزیہ دار کو نہ کہنا بلا دلیل ہے ۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ٢٥

اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب کفار اللہ تعالیٰ ہی کو خالق ومالک ورازق ومدبر کل امور محی ومیت جانتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو کافراور مشرک کیوں کہا ان کے اعمال دنیا کے کیوں ہباء منثورا اور برباد کرڈالے جواب اس کا یہ ہے کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت خالصتاً چھوڑدی۔ اور عبادت غیر اللہ حجر وشجر ونشان وجھنڈا وبعض عباد اللہ کا ملین کی کرنے لگے تو ظاہراحال کفار کا عبادت غیر اللہ میں مشابہ حال اس شخص کے ہوا کہ جو ماسوائے اللہ کو واجب بالذات قرار دیتا ہوں۔ اور اعتقاد رکھتا ہوں۔ کفار بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو واجب بالذات اورمدبر امور حقیقۃ نہیں جانتے تھے۔ چنانچہ جا بجا قرآن مجید اور تفااسیر مثل بیضاوی وغیرہ سے صاف مستفاد ہوتا ہے۔ اور ماہران شریف پر مخفی نہیں ۔

''مشرکوں کے من دون اللہ معبودوں کو انداد کیوں کہا گیا حالانکہ وہ ان کو خدا کے برابر نہ ذات میں سمجھتے تھے نہ صفات میں تو جواب یہ ہے کہ جب انہوں نے خدا کو چھوڑ کر ان کو پوجنا شروع کر دیا۔ تو گویا اس نے اس شخص جیسا معاملہ کیا جو سمجھتا ہے کہ وہ بھی مستقل بالذات حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ اللہ کے عذاب کو روک سکتے ہیں۔ یا ان کی حاجتیں پوری کر سکتے ہیں۔ تو ان کو اس کا الزام دیا۔ اوران کی برائی بیان کیا۔ ''

الغرض جو معاملہ کفار اپنے بتوں کے ساتھ کرتے تھے۔ وہی معاملہ تعزیہ دار تعزیہ سے کرتے ہیں۔ نصب صنم بت کا نام نہیں۔ صنم تو وہ پتھر وغیرہ تھے جن کی شکلیں تراشی جاتی تھیں۔ اور نصب وہ پتھر ہے جن کو خانہ کعبہ کے ارد گرد گاڑ رکھا تھا۔ ان کے پاس بتوں کو خوش کرنے کےلئے جانور ذبح کرتے تھے۔ ان کو خون لگاتے۔ تو مسلمانوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کافر بتوں کی تعلیم ک ےلئے ان کو خون وغیرہ لگاتے ہیں۔ ہمارا زیادہ حق ہے کہ ہم خدا کو خوش کرنے کےلئے ان کو قربانی کا خون لگایئں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ اللہ کے پاس خون اور گوشت نہین پہنچتا۔ اس کے پاس پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ وما زبح علی النصب کا ترجمہ دو طرح کا ہے۔ ایک یہ کے نصب کی تعظیم کے عقیدے سے کوئی چیز ذبح کی جائیئے۔ دوسرا یہ کہ نصب کےلئے کوئی چیز ذبح کی جائے۔ عربی میں لام اوراعلیٰ ہم معنی استعمال ہوتے ہیں ۔

پس آیات وتفسیر ماسبق سے واضح ہوا کہ نصب بمعنی شے منصوب کے ہے اور شئ منصوب ہیں علم علم ونسان درایت وجھنڈا اورچھڑی اور تعزیہ داخل ہیں۔ بنا بر تعظیم وتقرب لغیر اللہ کے لان حکم المثلین واحد والامور بمقاصدہامین میلہ راون و میلہ تعزیہ کا برابر ہے۔ کیونکہ دونوں میں تقرب لغیر اللہ پایا جاتا ہے ۔ یعنی جس طرح کفار مکہ نصب سے تقرب چاہتے تھے۔ اسی طرح تعزیہ سے تعزیہ دار ایک دوسرے سے بڑھ کر تقرب چاہتے ہیں۔ کیونکہ کوئی دو گز کوئی پانچ گز کوئی دس گز کا اونچا ساتھ آرائیش زرق برق کے بنا کر تعظیم تمام واحترام تام چبوترہ پر قائم کرکے نزرونیاز اس پر چڑھاتے ہیں۔ اور ساتھ ادب کے سلام سجدہ کرتے ہیں۔ تو یہ سارے امور مذکورہ موجب شرک جلی اور شعار مشرکین ہیں۔ کما لایخفی علی العماء الماہرین بالشریعۃ اور طرفہ تماشا یہ کہ دونوں فرقے یعنی راون والے او تعزیہ والے بنازم خرام وبتختر تمام مقابلہ دوڑے مرنے پر مستعد ہیں۔ اور ہر فرقہ اپنی شان وشوکت بڑھانے پر نعرہ ھل من مبارز کا مارتا ہے۔ نعم ماقیل

طرز خرام کرتی ہے سر سینکڑوں قلم تلوار چل رہی ہے نئی چال ڈھال پر

1القاتل والمقتول کلاھما فی النارالله ہادی کریم تعالیٰ شانہ سارے مسلمانوں کولیسے عقیدہ فاسد او عمل مزموم شرکی تعزیہ داری سے محفوظ رکھے۔ اور دین محمدی پر توفیق رفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ جو لوگ خود نہیں بناتے مگر مددگار امور شرکیہ کے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی اس بلائے عظیم تایئد شرکی سے توبہ نصیب کرے۔ کہ امداد غیر مشروع سے باز آویں۔ اور حسب توفیع وقیع۔

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ٦٨

کے تعزیہ داری کی صحبت سے احتراز کرتے رہیں۔ کہ غضب الہیٰ میں گرفتار نہ ہوں۔

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب البدعۃ صوما ولا صلواۃ ولا صدقۃ ولا حجۃ ولا عمرۃ ولا جہاد ولا صرفا ولا عدلا یخرج اذا من لاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین رواہ ابن ماجۃ

اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ جو کوئی احداث بدعت کرے۔ یا محدث کو جگہ دے۔ یا اس کی تعظیم کرے۔ اس پر بھی لعنت خدا کی اور اس کے نماز روزہ حج زکواۃ مقبول نہیں۔

1۔ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

من احدث حدثا او اوي محدثا فعليه لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ عنہ صرفا ولا عدلا رواہ طبرانی عن ابن عباس ورواہ البزار

اور فرمایا آپ ﷺ نے جو کوئی کسی قوم کی کثرت اور بھڑ بھاڑ اس کی بڑھاوے یا تشبہ کرے۔ وہ اسی قوم سے شمار کیا جائے گا۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کثر سواد قوم فھو منھم ومن تشبہ بقوم فھو منھم کما فی المشکواۃ اي من تشبہ بالکفار فی اللباس وغیرہ او بالفساق او بالصلحاء فھو منھم کذا فی مجمع البحار

حاصل یہ کہ مشارقت و مظاہرت صورت سوال میں صورت حمیت جاہلیت اولیٰ کی ہے نہ اسلامی۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ٣٠ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٩٠

فریقین یعنی راون والے اور تعزیہ والے پر حجت قاطع اور برہان ساطع ہے۔ کیونکہ تعزیہ سازی و نشان و جھنڈا وغیرہ و منجملہ نصاب عمل شیطانی بلا اریتاب عند اولے الالباب ہے۔

دل نے جس راہ چلایا میں اسی راہ چلا وادی عشق میں گمراہ کو رہبر سمجھا

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ٥

1۔ یاد آجانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھو۔ 2۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ نماز۔ صدقہ حج عمرہ۔ جہاد فرض اور نفل کچھ بھی قبول نہیں کرتے۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے۔ جیسے بال آٹے سے۔ 3۔ جو بدعت جاری کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ فرشتوں اور سارے جہاں کی لعنت ہے نہ اللہ اس کے نفل قبول کرے گا نہ فرض 4۔ جو کسی قوم کی تعداد بڑھائے وہ اسی مین سے ہے۔ جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہی میں سے ہے۔ یعنی کفار یا فساق یا صلحا سے لباس وغیرہ میں۔ 5۔ بتوں کی گندگی سے بچواے ایمان والو۔ شراب جوا بتوں کے تھان اور تیروں کی خالی یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو تاکہ تم خلاصی پاؤ۔ (الراقم محمد سید نزیر حسین دہلوی)

اور جب تعزیہ پرست تعزیہ کے سبب ظالمین میں داخل ہوئے۔ تو تعزیہ پرست مثل راون و کالی والوں کے ہوئے۔ تو اب دونوں کی شرکت و اعانت مساوی الاقدام ہوئی بلکہ تعزیہ والوں کی اعانت بدتر ہے۔ کیونکہ باسبب تعزیہ پرستی کے کفار اسلام پر بت پرستی کا الزام دیتے ہیں۔ اور اکثر اوقات مسلمانوں میں تعزیہ پرستی کو دیکھ کر ہدایت سے باز رہتے ہیں۔ پس

جس چیز کے سبب اسلام پر دھبہ لگے ۔ اور طریقہ ہدایت کا مسدود ہو۔ اس چیز کی شرکت و اعانت سراسر السلام پر ظلم کرنا ہے اور کیوں ایسے امر قبیح کو مسلمانوں نے اختیار کیا جس کے سبب بمقابلہ کفار ہزیمت اٹھانی پڑے ۔ پس ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ان سب میلوں کی تخریب میں برابر کوشش کرے ۔ بلکہ میلہ تعزیہ داری کے اندراس تخریب میں زیادہ کوشش کرے ۔تاکہ اسلام پر الزام نہ آوے ۔ اور طریقہ ہدایت کا مسدود نہ ہو۔ اور ہزیمت بھی نہ اٹھانی پڑے ۔ اور نیز اس میں توہین اہل بیت رضی اللہ عنہم کی لازم آتی ہے ۔ جیسا کہ ماہرین شرعیت غرا پر مخفی نہیں ہے پس پرائے شگون پر ناک کٹانی عقلمندوں کا کام نہیں ہے ۔

من له عقل سليم يقتدي بالمصطفى الراقم العاجو تلطف حسين عفى عيه (فتاوی نزیریہ جلد اول ص 274)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 11 ص 403-411

محدث فتویٰ